بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (الفتح ۲)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ رحمت

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۲۳/۵۸ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۱۵ امان ۱۳۴۸ ہش | ۱۵ مارچ ۶۹ | نمبر ۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے

جو اسی پر مغرور ہے کہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے

"یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائی ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی بُرا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سنیں؟ یہ ان کا کام ہے جن کے دلوں میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی حس نہ ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ان مجلسوں میں جا کر ایسی باتیں سنتے؟

یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مواخذہ کے نیچے ہیں کیونکہ انہوں نے ارتکابِ گناہ کا کیا ہے لیکن جو چپکے ہو کر بیٹھے رہتے ہیں وہ بھی اس گناہ کے خمیازہ کا شکار ہوں گے۔ اس حصہ کو بڑی توجہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو۔

یہ تو وہ پہلا حصہ ہے نیکی کا۔ مگر نیکی اسی پر ختم نہیں۔ بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے۔ مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے۔ کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے، قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اسی پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۷، ۳۷۸)

اخبارِ احمدیہ

—• ربوہ ۱۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال ویسی ہی ہے۔ ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—• ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح سے شدید درد کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

—• ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ مدظلہا کی طبیعت آج صبح کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لائبیریا میں احمدیہ سکول کا اجراء

الحمد للہ کہ لائبیریا کے علاقہ کیپ ماؤنٹ Cape Mount میں Sango کے مقام پر جماعت احمدیہ کا پہلا پرائمری سکول ماہِ رواں میں جاری ہو گیا ہے۔ بیکصد کے قریب طلباء نے داخلہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سکول کو کامیابی سے چلانے کی توفیق دے (وکالت تبشیر)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے پاس جس قدر چندہ جمع ہو جائے وہ ماہ بماہ مرکز میں بھجواتے رہیں اور اس امر کا بھی ضرور خیال رکھیں کہ ہر رکن سے جس کی آمد ماہوار ہو رہی ہو۔ اس سے ماہ بماہ چندہ وصول کرتے رہیں تاکہ بقایا نہ ہونے پائے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Ahmadi Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ امان ۱۳۴۸ ہش

فضل عمر فاؤنڈیشن

کے

وعدوں کی ادائیگی کی میعاد

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کے ایفاء کی میعاد اس سال جون میں ختم ہو جائے گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وعدوں کو تین سالانہ اقساط میں ادائیگی کی اجازت فرمائی تھی۔ اس سال جون کو تین سال ختم ہو جائیں گے جو وعدہ کنندگان پہلے ہی اپنا وعدہ ادا کر چکے ہیں وہ تو اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ البتہ جن دوستوں نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا یا ابھی تک وعدہ کا کچھ حصہ قابل ادائیگی ہے ان کو چاہیئے کہ اس سال کے جون تک اپنا وعدہ ادا کر دیں کیونکہ اس کے بعد ممکن ہے ادائیگی کی قبولیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص اجازت سے ہی ہو سکے گی۔ جو یقیناً ایک مخیر دوست کے لئے پسندیدہ بات نہیں بلکہ ممکن ہے کہ کسی صورت میں بھی ادائیگی کی اجازت نہ مل سکے۔ جو اسلامی نقطۂ نظر سے سزا کے مترادف ہے۔

قرآن کریم نے انفاق پر بڑا زور دیا ہے۔ زکات بھی انفاق کی ہی ایک شکل ہے جو مسلمانوں کے فرائض پنجگانہ میں شامل ہے۔ ہر صاحب نصاب مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مقررہ شرح کے مطابق زکوٰۃ ادا کرے۔ تاہم ایسا بھی ہوا ہے کہ جب ایک مسلمان نے صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ سزا دی کہ اس سے آئندہ کبھی زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔ چنانچہ بعد میں وہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے کی کوشش کرتا مگر قبول نہ کی جاتی۔ اور یہ صورت حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی خلفائے راشدین کے عہد میں جاری رہی۔ وہ بیشمار مال زکوٰۃ کا لاتا مگر عمال اس کو قبول نہ کرتے۔ یہ اتنی بڑی سزا ہے کہ ایک مومن اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ مال میں اضافہ اس شخص کے لئے عذاب بن گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی توبہ کا سا معاملہ توبہ کا جب تک دروازہ کھلا ہو۔ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اور انسان ہزاروں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دروازہ بند ہو جائے تو گناہوں کی پوری سزا بھگتنی پڑتی ہے۔

بے شک فاؤنڈیشن کے وعدے طوعی ہیں، دوست مجبور نہیں ہیں کہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر وعدہ کریں۔ تاہم بغیر شرعی عذر کے مسلمان کا وعدہ نہ پورا کرنا غفلت ہے اور ایک مسلمان کی غفلت بھی گناہ ہے۔ جب وعدہ کر لیا تو فرض ہو جاتا ہے کہ بغیر شرعی عذر کے وعدہ خلافی نہ ہو۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعت اپنی استطاعت سے بھی بڑھ کر قربانیاں کرنے کی عادی ہے۔ اور طوعی چندوں کو بھی وہ فرضی انفاق کی طرح ادا کرنا ضروری خیال کرتی ہے اور حتی الوسع وعدہ کی ادائیگی میں بھی چستی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ چنانچہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کو ہی لے لیجئے کہ ابتدائی مطالبہ صرف ۲۵ لاکھ روپیہ کا تھا۔ مگر وعدوں کی مقدار ابتدائی مطالبہ سے تقریباً دگنی ہے۔ اور ادائیگی بھی بقدر تقریباً ڈھائی لاکھ روپیہ ابتدائی مطالبہ سے بڑھ گئی ہے۔ یہ بات عمومی حیثیت سے جماعت کے لئے واقعی باعث فخر ہے۔ تاہم یہاں ہم صرف دوستوں کی توجہ اس امر کی طرف دلا رہے ہیں کہ وعدوں کی آخری میعاد اس جون کو ختم ہو جائے گی۔ اور شاید ۴۴ میعاد کے بعد ادائیگی کی قبولیت کی اجازت نہ مل سکے۔ لہذا دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے وعدے میعاد کے اندر ادا کر دیں۔ اور آئندہ مزید وعدوں کی تحریک میں شامل ہونے میں ذہنی الجھن محسوس نہ کریں۔

یاد رہے کہ ہم نے جو کچھ اوپر کہا ہے۔ یہ ہمارا ذاتی تاثر اور ذاتی قیاس ہے۔ یہ ہمارا قیاس اس بنا پر ہے کہ ایسی فاؤنڈیشنوں کے لئے کروڑوں روپیہ بھی ناکافی ہوتا ہے۔ اس وقت مغرب میں جو فاؤنڈیشن کام کر رہی ہیں ان کا سرمایہ اربوں تک ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن اس عظیم الشان انسان کی یادگار میں قائم کی گئی ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالےٰ نے وہ باتیں فرمائی ہیں جو سلسلہ عالیہ کے اشتہار میں موجود ہیں۔ اور جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں درخشاں ہو چکی ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ فاؤنڈیشن کا خیال اللہ تعالےٰ ہی نے دل میں ڈالا ہے اور یہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی تکمیل ہی کا ایک حصہ ہے۔ ابھی واقعی کام محدود نظر آتا ہے۔ جو اس تھوڑے سے سرمایہ سے سرانجام پا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ ایک بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بیج اگے گا۔ بڑھے گا اور تن آور درخت بنے گا۔ جس کی چھاؤں میں اقوام عالم بسیرا کریں گی۔

فی الحال فاؤنڈیشن سے کتب کی تصانیف کے لئے انعامات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا اعلان الفضل میں بھی ہو چکا ہے۔ تاہم فاؤنڈیشن کے عہدیداروں کو شکایت ہے۔ کہ دوستوں نے اس طرف کما حقہ توجہ مبذول نہیں کی۔ اور اب تک کافی مسودات نہیں پہنچے۔ پچھلے سال تو کچھ مسودے پہنچ گئے تھے۔ جن میں کمیٹی غور کر رہی ہے۔ لیکن اس سال بار بار توجہ دلانے کے باوجود دوستوں نے بہت کم توجہ دی ہے۔ چاہیئے کہ وہ دوست جو ان مضامین پر لکھنے کی قدرت رکھتے ہوں جو مشتہر کئے گئے ہیں جلد اپنے مسودے بھیجیں تاکہ اس کام میں زیادہ سے زیادہ توسیع کی جا سکے۔ اس کی شرائط الفضل میں کئی بار شائع ہو چکی ہیں۔ دوست ان کو زیر نظر رکھ کر اپنی پسند کے مضمون پر جید کتاب تصنیف کریں اور مسودہ بھیجدیں۔ اگر الفضل میں اس کا اعلان نہ مل سکے تو چاہیئے کہ دوست براہ راست خط و کتابت کریں۔ اور شرائط حاصل کر کے ان کے مطابق عمل کریں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انفاق فی سبیل اللہ

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ۔

(ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(آخری قسط)

احمدیت کی کامیابی کا اعتراف

سوئٹزرلینڈ کے عیسائی مشنوں کی مشترکہ کونسل کے ایک پندرہ روزہ ترجمان Lookout نے لکھا:-

"احمدیہ تحریک کی ترقی بے پناہ امنگوں اور اپنی حیران کن کامیابیوں کے ساتھ ہم عیسائیوں کے لئے بالعموم اور ہماری نئی نسلوں کے نوجوانوں کے لئے بالخصوص ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔"

جب جماعتِ احمدیہ کی مساعی جمیلہ سے ہیگ کی مسجد بن چکی تو وہاں کے ایک اخبار نے مسجد ہیگ میں نماز کی حالت کا ایک نمایاں فوٹو دے کر لکھا:-

"یہ کوئی کراچی۔ قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد خود ہیگ میں ہے جس میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔"

اور پھر اپنے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے لکھا:-

"مسلمان دو دفعہ اس سے پہلے بھی یورپ میں آئے۔ ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھویں صدی میں۔ مگر دونوں دفعہ ان کا آنا سیاسی نوعیت کا تھا اور دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوتِ بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے ان کو نکال دیا لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی ہے اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے؟"

امریکہ کے مشہور فلسفہ دان پروفیسر ڈاکٹر ہسٹن سمتھ (Dr. Huston Smith) نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا جو اعتراف کیا ہے اسے بھی سن لیجئے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی ایک اعلیٰ پایہ کی کتاب "The Religions of Man" میں لکھتے ہیں:-

"اسلام نے دنیا میں جس زبردست سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی اس میں بے شک بعد ازاں ایک حد تک جمود کی کیفیت رونما ہوئی لیکن اب اسلام اس جمود اور بے حسی کی حالت سے پھر ابھر رہا ہے۔ بعض مذاہب کے متعلق ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ اب موت سے ہمکنار ہوتے جا رہے ہیں یا یوں کہو کہ اب کالعدم ہونے کو ہیں لیکن اسلام کی یہ حالت نہیں ہے دنیا کے عظیم مذاہب میں سے زمانی اعتبار سے یہ سب سے بعد میں رونما ہونے والا مذہب اب پھر ایک حد تک جوانی کی سی تب و تاب اور قوت و توانائی کے ساتھ حرکت میں آ رہا ہے۔ بحرِ اوقیانوس میں جبل الطارق کے مقابل مراکش سے لے کر مشرق کی جانب مصر کے راستے مشرقِ وسطیٰ اور پاکستان میں سے ہوتے ہوئے بحرالکاہل میں انڈونیشیا اور پھر فلپائن تک ہمعصر دنیا میں اسلام ایک زبردست قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ قریباً دنیا کے ۳۵ کروڑ باشندے اس کے پیروؤں میں شامل ہیں۔ دنیا کے ہر سات انسانوں میں سے ایک اسلام پر اعتماد رکھتا ہے۔ پھر یہ افکار و خیالات اور افعال و اعمال کی تنظیم کرنے میں اپنے پیروؤں کی اتنی تفصیل کے ساتھ راہ نمائی کرتا ہے کہ مغربی دنیا میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ مزید برآں اسلام خود اپنے آپ کو مضبوط ہی نہیں بنا رہا بلکہ یہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور پھیل بھی رہا ہے بڑی تیزی سے ..... آج اسلام نہ صرف افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیل رہا ہے بلکہ کسی حد تک چین۔ انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے۔ بعض کا تو یہ کہنا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے ...

... بعض علاقوں میں جہاں مشنری سرگرمیوں کے اعتبار سے اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ ہو رہا ہے۔ اسلام کو ایک کے مقابلہ میں دس کی نسبت سے کامیابی ہو رہی ہے۔" (صفحہ ۲۴۱)

کجا آج سے ساٹھ ستر سال پیشتر عیسائی پادریوں اور منادوں کا یہ شور و غوغا کہ اسلام اب صفحہ ہستی سے نابود ہونے کو ہے اور کجا آج فاضل محققین کا یہ اعتراف کہ دوسرے مذاہب تو کالعدم ہوتے دکھائی دے رہے ہیں لیکن اسلام اب پھر ابھر رہا ہے اور ابھر بھی رہا ہے جوانی کی تب و تاب اور قوت و توانائی کے ساتھ اور اس اعتماد کے ساتھ کہ وہ دنیا پر غالب آ کر رہے گا وہ اپنی جگہ مضبوط ہی نہیں ہو رہا بلکہ اپنی حدود سے نکل کر پھیل رہا ہے اور اس کی اس تیز رفتاری کو دیکھ کر اغیار تک یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے۔ اور نہ صرف یہ پھیل رہا ہے بلکہ عیسائیت کے مقابلہ میں پھیل رہا ہے اور اسے شکست دینے کے نتیجہ میں پھیل رہا اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس افراد اسلام قبول کرتے ہیں۔ کس قدر حیرت انگیز یہ انقلاب ہے۔ دنیا میں شور و غوغا اب بھی ہے لیکن اسلام کے نابود ہونے کا نہیں بلکہ خود عیسائیت کی ناکامی کا شور و غوغا ہے۔ عیسائیت کے روز افزوں تنزل کا شور و غوغا ہے۔ ماننا پڑتا ہے اور دنیا کے لئے ماننے کے سوا چارہ بھی نہیں کہ غایت درجہ مخالف حالات اور انتہائی مایوسی کے عالم میں احمدیت نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور اس کی فتح اور کامرانی کی جو بشارت دی تھی وہ برحق تھی اور خدائی تقدیر کا اعلان تھا۔

حضرت بانیٔ احمدیت کو خراجِ تحسین

الغرض احمدیت ایک نہایت اہم آسمانی اور الہامِ الٰہی کے ماتحت جاری شدہ غیر معمولی تحریک ہے جو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور کامل غلبہ کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے اس زمانہ میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر جاری کی گئی جس نے اسلام کی ایسی شاندار اور پُرزور مدافعت کی اور اسلام کے اصولوں کو ایسے دلنشین اور خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ کہ جہاں ایک طرف دشمنِ اسلام احمدیت کی پُرزور مدافعت سے مرعوب اور خوفزدہ ہوا وہاں مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہیم طبقہ میں ممنونیت اور شکریہ کے جذبات پیدا ہوئے اور حقیقت پسندی سے کام لے کر احمدیت اور حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ چنانچہ میرزا حیرت دہلوی نے حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام کی وفات پر لکھا:-

(۱) "مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے بالکل مناظرے کا رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفینِ اسلام کو دئے گئے آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بدتہذیبی سے پیشوایانِ اسلام یا اصولِ اسلام کو گالیاں دیں کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں۔"

(اخبار کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

(۲) اخبار وکیل میں مولانا عبداللہ العمادی نے انہی دنوں پُرزور انداز میں لکھا:-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو میٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں .... دنیا سے اُٹھ گیا ... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ

اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں۔ مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پائمال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ .... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر اُن سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔"

اور پھر آگے چل کر انہوں نے لکھا:۔

"اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور متفق کامیاب حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اُڑنے لگا.....

انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کر مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمات آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھیں گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ اُن کا شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

"اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی۔" (اخبار وکیل)

(۳) اسی طرح صادق الاخبار ریواڑی کے ایڈیٹر نے لکھا:۔

"مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصنیف سے مخالفینِ اسلام کے ان لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حقِ حمایتِ اسلام کی حقہ ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔"

(۴) احمدیت کی کامیاب جدوجہد جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے سلسلہ میں انجام دی گئی اس کا ذکر کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی ایچ۔ ڈی۔ لاہور نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:۔

"تحریکِ احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی لہر محسوس کرتے ہوئے اعلانِ عام کر رہے ہیں کہ یہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کے لئے نشأۃِ ثانیہ بیداری کا آغاز ہے۔"

(رسالہ استقلال۔ لاہور ص۱)

(۵) مولانا ظفر علی خان مدیر اخبار زمیندار لاہور نے لکھا:۔

"مسلمانانِ جماعتِ احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار۔ کمربستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہیں۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمتِ اسلام کر کے دکھا دی ہے۔" (زمیندار ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء)

احمدیت کی طرف سے اسلام کی حمایت اور اس کی ترقی اور نشأۃِ ثانیہ کے لئے بے لوث خدمات اور جدوجہد کا اعتراف کسی ایک ملک یا زمانہ تک ہی محدود نہیں۔ ہندوستان و پاکستان کے باہر بھی ایسے محققین موجود ہیں جنہوں نے احمدیت کی مساعیٔ جمیلہ کے نتائج دیکھ کر احمدیت کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ مشرقی افریقہ کے ایک مشہور و معروف مسلمان لیڈر مسٹر عبداللہ فونڈیکرا جو چند سال پہلے تنزانیہ کی حکومت میں وزیرِ انصاف تھے اور آجکل ایک بہت بڑی کارپوریشن کے چیئرمین ہیں اپنے ایک خاص بیان میں جو موصوف نے اپنی قلم سے سواحیلی زبان میں لکھ کر بھجوایا۔ یہ لکھا:۔

"مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے گزشتہ پچیس سال میں دو جنگیں لڑی ہیں۔ ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو انتہائی دلآویز طریق پر اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گستاخانہ رنگ میں تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے احمدی مبلغین نے ان کا جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے عیسائیت کو ناقابلِ عمل اور ناقابلِ قبول ثابت کر کے پادریوں کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے اور حمایتِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ دوسری جنگ غیر از جماعت مسلمانوں کے ساتھ جو پے در پے کفر کے فتوے لگا کر انہیں اسلام سے خارج قرار دیتے تھے مگر اس جماعت نے اپنے اخلاق۔ کام اور تبلیغِ اسلام کے زبردست کام سے ان پر بالعموم اور مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ پر بالخصوص یہ ثابت کر دیا کہ یہ جماعت اسلام کی پیرو اور اسلام کی سچی خدمتگزار ہے۔"

خدا کرے کہ جن پاک اور نیک مقاصد کے پیشِ نظر تحریکِ احمدیت کو شروع کیا گیا وہ مقاصد پورے ہوں اور اسلام کی برتری اور غلبہ کا پرچم پوری شان و شوکت کے ساتھ اکنافِ عالم میں پھر سے لہرانے لگے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کھولنے کی منظوری اس شرط پر عطا فرمائی تھی کہ اس کا نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپے احمدی مستورات جمع کریں۔ اس تحریک پر اس مجلس مشاورت تک دو سال کا عرصہ گزر جائے گا لیکن ابھی تک بہنوں نے اس تحریک کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ اس وقت تک اس مد میں کُل چندہ تیرہ ہزار چھ سو ساٹھ روپے جمع ہوا ہے۔ ہماری بہنوں کی گزشتہ مالی قربانیاں اور روایات کو دیکھتے ہوئے یہ رقم کچھ بھی نہیں ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی بہنیں کوشش کریں کہ جلد سے جلد یہ چندہ پورا ہو کر جامعہ نصرت میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ میرے گزشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس چندہ کی وصولی ہوئی ہے:۔

مبارکہ شوکت اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۷۔ ۴۔ ۷۲	لائلپور	۴۰۔۔۔
لجنہ لاہور بذریعہ اہلیہ صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب	لاہور	۱۰۰۔۔۔
لجنہ اماء اللہ	ربوہ	۴۳ ۵۰
لجنہ اماء اللہ	ملتان	۲۰۔۔۔
لجنہ اماء اللہ	گوجرخاں	۱۵۔۔۔
" "	حافظ آباد	۲۔۔۔
مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ		۲۲۔۔۔ فقط

جو بہنیں ۲۵ روپے یا اس سے زائد رقم سائنس بلاک کے لئے دیں گی انشاء اللہ بوقتِ تعمیر ان کے نام بطور یادگار کندہ کروائے جائیں گے۔

احمدی بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ

میرے شوہر محترم خان شمس الدین خان صاحب کی وفات پر جن بھائیوں اور بہنوں نے مجھے اور میرے بچوں کے نام تعزیت کے خطوط بھیجے ہیں میں ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خطوط اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ میں ان بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو میرے گاؤں ٹوپی آئے اور میرے ساتھ اظہارِ ہمدردی کیا۔ اللہ تعالیٰ سب بہن بھائیوں کو جزائے خیر دے۔

میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو نیک خادمِ دین بنائے اور اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(اہلیہ خان شمس الدین خان صاحب مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد۔ مکان نمبر ۵۱۲۵ محلہ گل بادشاہ۔ پشاور شہر)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کے ابتدائی حالات زندگی

(مرتبہ مکرم بابو نذیر احمد صاحب امرتسری لاہور)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی زندگی کے آخری اٹھارہ سالوں میں مجھے آپ کی مجالس سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ آپ کی وہ پیاری باتیں جو آپ کے زمانہ قیام شاہجہانپور کے متعلق ہیں اور خود آپ سے میں نے براہ راست سنی ہیں وہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ احمدیت کے متعلق آپ کی قربانیوں کا علم ہو۔ نیز یوپی میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی تاریخ لکھی جائے اس کے متعلق مواد محفوظ ہو جائے یہ باتیں آپ نے مختلف وقتوں میں خود بیان کی تھیں۔ میں نے انہیں ترتیب دے کر یکجا کر دیا ہے۔ حضرت حافظ صاحب بیان فرمایا کرتے تھے کہ:-

"میرے والد (علی) نہایت عابد بزرگ تھے جنہیں نواب پٹھان شاہجہانپور میں لائے اور پھر ان کی خدمت میں بطور نذرانہ دو مکان باغات اور زمینیں دیں جو ہمارے خاندان کی جائداد ہیں شاہجہانپور کے قریب ہماری زمینیں بعض دیہات میں بھی ہیں میرے والد بزرگوار حضرت حافظ میر علی صاحب نہایت عالم عابد زاہد تھے جن کی زندگی سچے مخلص مسلمان کی زندگی تھی ان کی نامی شخصیت کی وجہ سے بھی شاہجہانپور میں ہمارے خاندان کو بہت عظمت حاصل ہوئی نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو بھی آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے میں نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو بیان کرتے سنا کہ یوپی کی طرف نظر کرو تو چوٹی کے علماء میں حضرت حافظ سید علی ہیں میں نے حافظ کی خوبی میں عمر بھر حضرت والد صاحب جیسا کوئی ایک شخص بھی نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ہماری املاک کے متعلق تمام رجسٹریاں اور سرکاری کاغذات کہیں گم ہو گئے ان کی ہو بہو نقل والد صاحب نے اپنی زبانی یادداشت کی بنا پر سطر بسطر لکھی۔ جہاں کوئی لفظ کٹا ہوا تھا نقل میں بھی وہ ویسے ہی کٹا۔ اس کے چند دن بعد جب وہ کاغذات بازیاب ہو گئے تو نقول کو مطابق اصل پا کر ہم حیران رہ گئے۔ میرے والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میرے بیعت کرنے کے بعد کی تھی۔ آپ مجھ سے حضرت اقدس کی کتابیں پڑھوا کر سنتے تھے اس کے بعد کتاب میں مضمون کا سیاق سباق خود دیکھ لیتے تھے پھر بھی کسی حوالہ کی مجھے ضرورت ہوتی تو میں حضرت والد صاحب سے پوچھتا تھا آپ فرماتے فلاں کتاب کے صفحہ یا دیکھ کے دائیں یا بائیں حصہ کو دیکھو۔ میں کتاب کھول کر دیکھتا تو حوالہ دیر میں مل جاتا انہوں نے ازالہ اوہام کا کچھ حصہ مولوی بشیر احمد صاحب بھوپالوی سے مباحثہ کا مضمون پڑھ کر بیعت کی تھی یوپی کے نامی علماء نے وفات مسیح کے موضوع پر مختلف مجالس میں آپ سے تبادلہ خیالات کیا نہ صرف وہ دلائل جو حضرت مسیح موعود نے وفات مسیح کے متعلق دئے سنائے بلکہ آیات قرآن سے ایسے دلائل وفات مسیح پر جو ہم نے پہلے کبھی نہ سنے ہوتے بیان فرمائے باوجودیکہ مفتی کفایت اللہ جیسے لوگوں کی مخالفت تھی مگر شہر کے عوام نے آپ کی کبھی مخالفت نہ کی تھی وہ سب آپ کے سامنے مؤدب تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ ہمارے خاندان کا ہر فرد جنت میں جائے گا۔

میں نے دینی ماحول میں اپنے گھر میں علم دین سیکھا۔ صرف ایک ماہ میں روزانہ ایک پارہ قرآن کا حفظ کیا۔ میرے حفظ قرآن کا طریق یہ تھا پہلے ایک آیت کے مضمون پر غور کرتا دوسری دفعہ آسمان پر اس آیت کو دیکھتا تیسری دفعہ اس کی تکرار کرتا بس وہ آیت ہمیشہ کے لئے مجھے یاد ہو جاتی مجھے بچپن میں یہ شوق رہے ہیں کہ نئے پھولوں سے باغ کو سجانا۔ کتابوں کی دکان میں گھس جانا اور دینی کتابیں خریدنا۔ قدیم شعراء کے قلمی نسخے خریدنا میں نے پھولوں کے گملوں پر اتنا روپیہ خرچ کیا کہ میرے والد صاحب فرماتے کہ اس رقم سے تو ایک باغ خریدا جا سکتا ہے۔ میرے دوست مجھ سے گملے پھولوں کے لے جاتے تھے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ بعض خوشرنگ گملوں کو میں نے باغ کے کونہ میں مرکزی حیثیت دی میرا ایک دوست وہ گملے لے گیا لاچار میں نے دوسرے متعلقہ گملے اٹھوا دئے۔ میری والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اگر تمہارے دوست کو یہ علم ہوا کہ ان چند گملوں کے اٹھنے کی وجہ سے باقی ماندہ گملے اٹھوا دئے گئے ہیں تو اسے دکھ ہوگا۔ فوراً وہی گملے اور خرید کر وہیں رکھدو۔ بچپن میں میرے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع تھا اس زمانہ سے ہی میرے ایسے دوست بنتے رہے ہیں کہ جن کے تمول سے مجھے کچھ نسبت ہی نہ تھی۔ لیکن میں نے ارادتاً کسی بھی دوست کے تمول سے فائدہ اٹھانے کی عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کوشش نہیں کی۔ اپنا اصول یہی قائم رکھا ہے کہ متمول دوستوں کو خود فائدہ پہنچاؤں۔ میری اس بے نفسی نے مجھے میرے دوستوں میں بہت عزت دی۔ میں سب کو فائدہ پہنچاتا خود فائدہ نہ اٹھاتا۔ میں نے حضرت امیر مینائی سے علم شاعری سیکھا۔ ان کا کلام باقی شعراء کی نسبت نثر کے بہت قریب ہے۔ امیر مینائی کے کسی بھی شاگرد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ ہر معترض کو یہی کہا کہ ان جیسا تعلق باللہ پہلے پیدا کرو کیا تم بھی ایسے عاشق اسلام و قرآن ہو۔

اوائل عمر میں بیعت کا حال

شاہجہانپور ایک روز میں اپنے دوستوں کے ساتھ جب بازار سے گذر رہا تھا تو ایک کتابوں کی دکان دیکھی۔ اس میں گھس گیا۔ وہیں ایک آریہ معترض کی ایک کتاب دیکھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتراض پڑھا کہ قرآن مجید میں لکھا ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى یعنی اے رسول ہم نے تجھے گمراہ پایا اور ہدایت دی۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ایک عرصہ تک (نعوذ باللہ) گمراہ رہے ہیں یہ اعتراض پڑھتے ہی میرے دل کو سخت چوٹ لگی اور آنحضرت صلعم کی عزت پر حملہ نے مجھے سخت مضطرب کر دیا۔ میرا کنکر لے اڑنے کا پروگرام وہیں ختم ہو گیا۔ فوراً واپس گھر لوٹا تاکہ والد صاحب سے اس اعتراض کا جواب معلوم کروں۔ مجھے اعتراض پڑھ کر کوئی وسوسہ تو پیدا نہ ہوا۔ لیکن جواب معلوم کرنے کے لئے سخت بے چین تھا۔ میرے دوستوں نے پوچھا تم واپس کیوں جاتے ہو۔ میں نے انہیں کہا کہ تمہارے مذاق کی بات نہیں ہے ایک اور ساتھی جو ایک متمول تاجر کا لڑکا تھا بضد ہوا کہ اصل بات بتاؤ کہ میں کیوں واپس جا رہا ہوں مجھے لاچار اپنا حال دل بیان کرنا پڑا۔ وہ کہنے لگا وہ ہندو لنگوٹی پوش ہمارے رسول کا حال کیا جانے کیا ہمارے علماء کے پاس اس اعتراض کا جواب نہیں ہے؟ پریشانی کی کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کہ تجھ میں اور مجھ میں یہی فرق ہے تم نے اعتراضات کے جوابات جاننا علماء کے ذمہ رکھا ہے۔ لیکن میں خود وہ جواب معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت کی محبت کی وجہ سے جو میری سرشت میں تھی میں سخت بیمار ہو گیا اور میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے سخت نحیف ہو گیا۔ انہیں دنوں میرے کمرہ میں ایک پٹھان ایک بوری کتابوں اور کاغذات کی لایا جو کہ میرے بستر کے قریب ہی اس نے رکھی تھی۔ میں نے ۴

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

امتحان ناصرات الاحمدیہ منعقدہ ۷ نومبر سلسلہ کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

بڑا گروپ:-

اوّل	بشریٰ شریف دہم لے نصرت گرلز سکول ربوہ	۹۳/۱۰۰
دوم	سعیدہ بشریٰ دہم لے نصرت گرلز سکول ربوہ	۹۱
سوم	فریدہ بشیر دہم بی نصرت گرلز سکول ربوہ	۹۰

چھوٹا گروپ:-

اوّل	فاطمہ شریف ہفتم لے نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۹/۵۰
دوم	بشریٰ چوہدری ہفتم لے نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۸
"	امۃ النور شگفتہ ہفتم بی نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۸
سوم	بشریٰ منظور احمد ہفتم بی نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۷
"	رفیعہ تبسم جہانگیر روڈ کراچی	۴۷
"	نور فاطمہ ماسٹر فضل کریم کنری	۴۷

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

۴ اپنے بیمار اور نحیف نانا مقبول سے بوری کو کھولا تاکہ کوئی کتاب پڑھوں۔ بوری میں ہاتھ ڈالا تو ایک چھپے ہوئے کاغذات کی ایک کتاب تھی۔ اس کتاب پر ٹائیٹل کا صفحہ نہ تھا۔ مصنف کا نام بھی نہ تھا چھپنے کا کوئی پتہ نہیں خوبصورت کتابت کے ساتھ چھپی ہوئی تھی۔ [illegible]

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۹۴۹

میں سید رضا حسین شاہ ولد سید صادق حسین شاہ مرحوم قوم سید پیشہ عرائض نویسی عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۴-۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱ ایکڑ زمین واقع باڈہ مالیتی ۲۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: سید رضا حسین شاہ بقلم خود

گواہ شد: عبدالمالک خان مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۹۸۰

میں فیض احمد ولد رشید احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: فیض احمد بقلم خود

گواہ شد: لطیف احمد شاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ صدر کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۹۸۱

میں مبشر احمد خان ولد نور الحق صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مبشر احمد خان بقلم خود

گواہ شد: نذیر احمد سیالکوٹی آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۹۸۲

میں حکیم عبدالعزیز ولد حکیم عطا محمد صاحب قوم ہیرا حمدی پیشہ طبابت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۷-۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد جمع مع زیور ۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حکیم عبدالعزیز ولد حکیم عطا محمد صاحب ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد موسیٰ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ آنبہ۔

گواہ شد: حکیم مولوی عبدالرحمان صدر موصیان جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ

مسل ۱۹۸۳

میں راجہ ناصر احمد ولد راجہ فضل داد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے جیب خرچ ملتا ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: راجہ ناصر احمد سکنہ ایم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد: عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد: محمد سلطان اکبر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسل ۱۹۸۵

میں ظہور بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے

۲۔ زیورات وغیرہ کی قیمتی ۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتا: ظہور بیگم بقلم خود

گواہ شد: قاضی عبدالسلام بھٹی سیکرٹری مال۔ دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد: عطاء اللہ خاوند موصیہ

درخواست دعا

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسن صاحب باوجود چک ۲۲-۱۰-۴ ضلع ملتان مختلف عوارض کی وجہ سے کافی دیر سے بیمار ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہو گئی ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل اور عاجلہ صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

چوہدری بشیر احمد رائے ونڈ

دارالصدر ربوہ

شفقت ابراہیم سے ہونیوالا جانوروں کا علاج

اپھارہ

اکسیر اپھارہ کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب فی پیکٹ ۱/- روپیہ ۳۳ فیصد کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ اس کے علاوہ جانوروں کی دیگر امراض کے متعلق تفصیلی پمفلٹ بلا ڈاک خرچ بالکل مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر ڈی ابراہیم ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گول میز کانفرنس میں ہنگامہ، ایئر مارشل اصغر خان کا واک آؤٹ

راولپنڈی ۱۳ مارچ۔ ایئر مارشل اصغر خان کل جمع گول میز کانفرنس سے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان کے اس بیان پر سخت احتجاج کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایئر مارشل غیر ملکی اثرات کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈروں نے ایئر مارشل کے اس مطالبہ کی پرزور تائید کی کہ وزیر دفاع کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔ ایئر مارشل کانفرنس روم سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ لیکن کونسل مسلم لیگ کے رہنما سردار شوکت حیات کی درخواست پر دوبارہ کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ بعد میں کافی گرما گرم بحث ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں مسٹر اے آر خان نے ایئر مارشل سے معذرت کر لی۔ اور بتایا کہ ان کا مقصد ایئر مارشل کی دیانت اور حب الوطنی پر شبہ کرنا نہیں تھا۔

گول میز کانفرنس انتہائی اہم مرحلے میں داخل ہو گئی

راولپنڈی ۱۳ مارچ۔ گول میز کانفرنس کے پانچویں اجلاس میں کل صرف دو لیڈروں سردار شوکت حیات خان اور مسٹر حمید الحق چودھری نے تقریریں کیں۔ کل کا اجلاس اگرچہ تین گھنٹے جاری رہا۔ لیکن تمام وقت اس ہنگامہ کی نذر ہو گیا جو وزیر دفاع کے بیان پر ایئر مارشل اصغر خان کے اعتراض کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ اندیشہ تھا کہ حزب اختلاف کے کئی ارکان کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے لیکن وزیر دفاع کے معذرت کر لینے پر کانفرنس بحران سے بچ گئی۔ اب اپوزیشن کے تمام ارکان اپنے مطالبات اور تجاویز پیش کر چکے ہیں۔ آج صبح سرکاری پارٹی کے ارکان اور صدر ایوب حزب اختلاف کے مطالبات کے بارے میں اپنا موقف پیش کریں گے۔ گول میز کانفرنس اس اعتبار سے اب انتہائی اہم اور نازک مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔

صدر ایوب کی تقریر کے بعد واضح ہو جائے گا کہ کانفرنس مزید دو ایک روز جاری رہے گی یا بالکل ہی ختم ہو جائے گی۔

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کے لئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔

بچت کی بچت ـــــ انعام کا انعام

انعامی بانڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز ـــــ اسلام آباد

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۳۵/۲۵ جماعت احمدیہ کراچی

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے چندہ ادا کرنے والے مجاہدین۔

(قسط نمبر ۲)

نمبر شمار	نام مجاہد تحریک جدید		رقم	
۵۰	مکرم مرزا جہانگیر صاحب صدر		۱۰۰-۰۰	روپے
۵۱	مکرم محمد سلیم صاحب منوڑہ		۵۰-۰۰	روپے
۵۲	مکرم حمید احمد صاحب رانا ہاؤسنگ سوسائٹی		۱۰۱-۰۰	روپے
۵۳	مکرم خورشید احمد صاحب ڈڈ بورڈ کمپنی		۱۰۰-۰۰	روپے
۵۴	مکرم مرزا محمد اسلم صاحب عزیز آباد		۴۳-۰۰	روپے
۵۵	مکرم محمد اسلم صاحب امتیاز مع والدہ ڈرگ روڈ		۲۰-۰۰	روپے
۵۶	مکرم ریاض قطب احمد پٹ صاحب۔ منوڑہ		۲۰-۰۰	روپے
۵۷	مکرم ملک جاوید احمد صاحب ماڈل پور		۱۰-۰۰	روپے
۵۸	مکرم قریشی خلیل احمد صاحب	"	۱۰-۰۰	روپے
۵۹	مکرم چوہدری محمد حسین بٹ سوسائٹی		۶۰-۰۰	روپے
۶۰	مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب	"	۳۰-۰۰	روپے
۶۱	مکرم عبد الوہاب صاحب	"	۳۳-۰۰	روپے
۶۲	مکرمہ امۃ الباسط زاہدہ صاحبہ		۳۳-۰۰	روپے
۶۳	مکرم محمد سلیم صاحب	"	۱۵-۰۰	روپے
۶۴	مکرم ناصر جاوید صاحب صدر		۱۱-۰۰	روپے
۶۵	مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مارٹن روڈ		۱۱۰-۰۰	روپے
۶۶	مکرم محمد ابو رشید ڈپٹی کلکٹر سوسائٹی		۱۱۰-۰۰	روپے
۶۷	مکرم ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری ناظم آباد ثانی		۶۶-۰۰	روپے
۶۸	مکرم محمد طفیل صاحب دستگیر		۱۰-۰۰	روپے
۶۹	مکرم عبید اللہ گوندل دستگیر		۱۲-۰۰	روپے
۷۰	مکرم مسعود احمد صاحب دستگیر		۴۹-۰۰	روپے
۷۱	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مسعود احمد صاحب	"	۳۹-۰۰	روپے
۷۲	مکرم محمود احمد صاحب ابن مسعود احمد صاحب مع زوجہ		۱۵-۷۵	روپے
۷۳	مکرمہ امینہ صاحبہ بنت مسعود احمد صاحب		۵۰-۷۵	روپے
۷۴	مکرمہ والدہ صاحبہ قریشی مسعود احمد صاحب		۲۰-۰۰	روپے
۷۵	مکرمہ والدہ صاحبہ سیدہ محمود احمد صاحب صدر		۴۴-۰۰	روپے
۷۶	مکرم عبد الشکور صاحب جیکب لائن		۱۲-۰۰	روپے
۷۷	مکرم سکواڈرن لیڈر محمود احمد صاحب ڈرگ روڈ		۱۴۰-۰۰	روپے
۷۸	مکرم محمد ابراہیم صاحب جنوبی		۱۱-۰۰	روپے
۷۹	مکرم عطاء اللہ صاحب قریشی لیاقت آباد		۱۲-۵۰	روپے
۸۰	مکرم محمد یٰسین صاحب سخی ڈرگ کالونی		۲۵-۰۰	روپے
۸۱	مکرم لطیف محمد شاہ صاحب مع اہلیہ رام سوامی		۱۶-۰۰	روپے
۸۲	مکرمہ شمیم یٰسین صاحبہ مع اہلیہ محمد یٰسین صاحب ڈرگ کالونی		۱۰-۰۰	روپے
۸۳	مکرم کریم بخش صاحب والد محمد یٰسین صاحب	"	۲۶-۰۰	روپے
۸۴	بھگان محمد یٰسین	"	۱۰-۰۰	روپے
۸۵	مکرم غلام جیلانی صاحب	جنوبی	۱۷-۰۰	روپے
۸۶	" کمانڈر سلیم احمد صاحب	منوڑہ	۳۵۰-۰۰	روپے
۸۷	مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ سلیم احمد صاحب	"	۵۰-۰۰	روپے
۸۸	مکرمہ بلیلہ صاحبہ بنت سلیم احمد صاحب	"	۱۵-۰۰	روپے
۸۹	مکرم چوہدری منور احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان دستگیر		۵۱۵-۰۰	روپے
۹۰	مکرم ظفر اللہ بٹ صاحب	لیاقت آباد	۳۹-۰۰	روپے
۹۱	مکرم داؤد احمد صاحب قریشی	دستگیر کالونی	۳۰۰-۰۰	روپے

(بقیہ اسماء اول تحریک جدید ربوہ)

حقیقی مومن دنیوی کاروبار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو واقفِ زندگی ہی سمجھتا ہے

جو شخص قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے وہ درحقیقت خدا کی فوج میں شامل نہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ میں بتایا کہ ان لوگوں کے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ زراعت نہیں کرتے یا کوئی اور دنیوی کام نہیں کرتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر ان کے دل خدا تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے کان خدا تعالےٰ کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی ان کے کانوں میں مؤذن کی آواز آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر اپنا زراعت کو چھوڑ کر اور اپنی صنعت و حرفت کو چھوڑ کر ڈرتے ہوئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے نہ اٹھیں۔ بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ نرم بستر سے الگ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کے لئے ان لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو کلیتہً خدمت کے لئے وقف کر دیں مگر وہ شخص بھی ایک رنگ میں واقف زندگی ہے جس کے تمام اوقات خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت گزرتے ہیں اور وہ ہر آن اور ہر گھڑی خدا تعالےٰ کے حکم پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اگر وہ تجارت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تجارت کرو اگر وہ زراعت کرتا ہے تو اس لئے خدا نے کہا ہے زراعت کرو۔ اگر وہ کسی اور پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ تم پیشوں کی طرف متوجہ ہو۔ پس اس کی تجارت اس کی زراعت اور اس کی صنعت لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کی مصداق ہوتی ہے کہ جو خدا کے ذکر سے اسے غافل نہیں کرتی یہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے اور وہ کہنے لگ جائے کہ میں کیا کروں میری تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ میری زراعت میں حرج واقع ہو گا بلکہ اسے اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں تاجر ہوں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں زمیندار ہوں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ میں صناع ہوں بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ساری عمر خدا تعالےٰ کے سپاہیوں میں شامل رہا ہوں۔ اور اس کی تنخواہ کھاتا رہا ہوں۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ میں حاضر ہو جاؤں اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں پس باوجود تجارت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے باوجود زراعت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے اور باوجود کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے وہ واقف زندگی ہے مگر جو شخص ایسا نہیں کرتا جس کے کانوں میں خدا تعالےٰ کی یا اس کے مقرر کردہ کسی نائب کی آواز آتی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے اور کہے کہ وقت آگیا ہے جس کا میں منتظر تھا وہ اپنے دل میں انقباض محسوس کرتا ہے اور قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے اور اسے اپنے لئے ایک تکلیف اور دکھ سمجھتا ہے۔ تو ایسا انسان درحقیقت خدا تعالےٰ کی فوج میں شامل نہیں۔ اس حقیقت کو انسان پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے پانچ نمازیں مقرر کی ہیں۔ ہر روز پانچ وقت خدا تعالےٰ تمہارا امتحان لیتا اور پانچ وقت تمہارے ایمان کی حقیقت تم پر آشکار کرتا ہے پانچ وقت جب مکبر کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ اے لوگو آؤ نماز کی طرف اے لوگو آؤ نماز کی طرف تو اگر تمہارے ہاتھ پر اس وقت لرزہ طاری ہو جاتا ہے تمہارے جسم میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے تو تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم تاجر ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم زمیندار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ صناع ہو تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم ملازم ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم تاجر ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم معمار ہو تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم لوہار ہو۔ تمہیں صرف ایک ہی بات یاد رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ تم خدا کے سپاہی ہو۔ تب اور صرف تب تم اپنے دعوٰے ایمان میں سچے سمجھے جا سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہارے اندر یہ کیفیت پیدا نہ ہوتی اور خدا تعالےٰ کی آواز تو تمہیں یہ کہتی ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اے میرے بندو میری عبادت کے لئے آؤ اور تمہارا نفس تمہیں کہہ رہا ہوتا ہے کہ ذرا گاہک اور دیکھ لوں اور چند پیسے کما لوں۔ اور بعض دفعہ تو یہ بھی کہنے لگ جاتا ہے کہ مسجد میں جا کر نماز کیا پڑھنی ہے اسی جگہ پڑھ لیں۔ بلکہ کئی دفعہ واقعہ میں تم مسجد میں نہیں آتے اور گھر پر یا دکان پر ہی نماز پڑھ لیتے ہو۔ تو تم سمجھ لو کہ پانچ وقت خدا نے تمہارا امتحان لیا اور پانچوں وقت تم فیل ہو گئے۔"

تفسیر کبیر سورۃ النور
صفحہ ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے

ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ جس میں انتظامی قواعد کے علاوہ انتخابات عہدیداران سے متعلق مکمل قواعد درج ہیں طبع ہو چکا ہے۔ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے اس حصہ کی ایک ایک کاپی کا ہر جماعت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتوں میں ان قواعد و ضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہوتی ہیں جن کو رفع کرنے کے لئے سلسلہ کو نہایت قیمتی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جن جن جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ جلد سے جلد نظارت ہذا سے حاصل کر لیں۔ اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ ۲۵ پیسے اور بمعہ محصول ڈاک دو روپے دس پیسے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں پہنچنے کے لئے ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جن مجالس نے ابھی تک ماہ تبلیغ (فروری) کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ تبلیغ جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ شمیم راحت صاحبہ اہلیہ برادرم وسیم احمد صاحب کی اچانک وفات

محترمہ شمیم راحت بیگم صاحبہ جو مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب بورے والا کی صاحبزادی اور خاکسار کے بھائی عزیزم چوہدری وسیم احمد صاحب بی۔ اے، ڈی پی ای میونسپل کالج حافظ آباد کی اہلیہ تھیں، ۸ مارچ ۱۹۶۹ء اچانک وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی شادی خانہ آبادی کو بمشکل ایک سال ہوا تھا۔ نہایت خوش خلق، ملنسار اور بہت ہی شفیق اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کی وفات کا خاندان کے ہر فرد کو بے حد صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور آپ اپنے فضل سے ان کے غمزدہ والدین کو تسکین دے اور ان کے شوہر عزیزم وسیم کے مجروح دل کا آپ سہارا بنے۔ آمین۔

(عبدالسلام اختر ایم اے۔ ربوہ)

رجسٹرڈ لاہور ایل ۵۲۵۴